اخبار

○

ڈاکٹر سید علی رضا نقوی ریڈر فارسی و فقہِ شیعہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی پاکستان کو اس سال نوروز، ۲۱ مارچ ۱۹۶۵ء کی سلامی کے موقع پر اُن کی کتاب "تذکرہ نویسی فارسی در ہند و پاکستان" پر اعلیٰ حضرت شہنشاہِ ایران نے "بہترین کتاب سال" کا انعام دیا ہے۔ ڈاکٹر نقوی نے یہ کتاب تہران یونیورسٹی میں، جہاں وہ سات سال تک فارسی زبان و ادبیات کا مطالعہ کرتے رہے، "پایاں نامہ" کے طور پر پیش کی تھی، اور اس پر انہیں ڈاکٹریٹ کی سند دی گئی تھی۔ یہ "پایاں نامہ" (رسالہ) مزید اضافات کے ساتھ ایک کتاب کی شکل میں تہران سے شائع ہوا ہے، اور اس کو ادبی اور تحقیقی شعبہ میں اس سال کی بہترین کتاب قرار دیا گیا ہے۔

ایران میں "بنیادِ پہلوی" نام کا ایک تعلیمی اور ثقافتی ادارہ ہے، جسے شہنشاہِ ایران کی ذاتی سرپرستی کا فخر حاصل ہے۔ اس ادارہ کی طرف سے ہر سال مختلف شعبوں میں جو بہترین کتابیں ہوتی ہیں، اُن کے مؤلفین کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔ بہترین کتابوں کا انتخاب ممتاز اہلِ علم حضرات کا ایک بورڈ کرتا ہے۔ اور جو مؤلفین ان انعامات کے مستحق قرار دیئے جاتے ہیں، اُن کو شہنشاہِ ایران نوروز (۲۱ مارچ) کی سلامی کے موقع پر فرمان اور انعام دیتے ہیں۔

ڈاکٹر نقوی اس تقریب میں شرکت کے لئے پاکستان سے تہران پہنچے۔ ۲۱ مارچ کو سات دوسرے ایرانی مصنفین کے ہمراہ وہ کاخِ مرمر گئے، جہاں اُن کو شہنشاہِ ایران

ڈاکٹر سید علی رضا نقوی
شہنشاہِ ایران کی خدمت میں
پاکستان میں چھپا ہوا انگریزی
ترجمہ قرآن پیش کر رہے ہیں،
تصویر میں دوسرے حضرات جناب
جعفر شریف امامی رئیس مجلسِ سنا
اور نائب التولیہ" بنیادِ پہلوی" اور
خانم ڈاکٹر شمس الملوک مصاحب
رئیس ادارہ فرہنگی بنیاد پہلوی و
رکن مجلسِ سنا ہیں۔

نے اپنے دستِ مبارک سے اُن کی بہترین کتاب پر انعام اور فرمان عطا فرمایا۔ اس موقع پر ڈاکٹر نقوی نے شہنشاہِ ایران کو پاکستان کا طبع شدہ قرآن مجید کا ایک مترجم نسخہ پیش کیا۔ انگریزی ترجمہ میر احمد علی کا تھا۔ اور اس پر انگریزی میں مشہور شیعہ عالم حاجی آغا میرزا مہدی پویا کے تفسیری حواشی تھے۔

ڈاکٹر نقوی کی کتاب جس پر شہنشاہ ایران نے انعام دیا ہے، ۱۹۶۴ء میں تہران میں چھپی ہے۔ یہ تقریباً ۹۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے شروع میں ڈاکٹر پرویز خانلری سابق وزیرِ تعلیم ایران کی تقریظ ہے۔ موصوف تہران یونیورسٹی میں فارسی ادبیات کے اُستاد ہیں۔ اور اُنہی کی رہنمائی میں ڈاکٹر نقوی نے ڈاکٹریٹ کے لئے یہ رسالہ لکھا ہے۔

اس کتاب میں اُن تمام فارسی شعراء کے تذکروں پر بحث کی گئی ہے، جو برصغیر ہند و پاکستان میں آج تک لکھے گئے ہیں۔ ہر تذکرے کے ذیل میں اُس کے مؤلف کے جامع حالاتِ

زندگی دیئے گئے ہیں، جو اُس کے معاصر ماخذوں سے ماخوذ ہیں۔ پھر ہر تذکرے کے مطالب کو اختصار سے بیان کیا گیا ہے اور آخر میں اُن کتب خانوں کے نام دیئے گئے ہیں، جہاں اس تذکرہ کے قلمی نسخے موجود ہیں۔

کتاب "تذکرہ نویسی در ہند و پاکستان" کے علاوہ ڈاکٹر نقوی کی ایک اور کتاب بھی تہران سے شائع ہوئی ہے۔ جو مشتمل ہے اُردو زبان کے پندرہ جدید شعراء کے کلام کے فارسی ترجمے پر۔ یہ ترجمہ نثر میں ہے۔ اس کتاب کا مقصد اُردو ادب اور خاص کر جدید اُردو ادب سے اہلِ ایران کو متعارف کرانا ہے۔

نوروز کی اس تقسیم انعامات کی تقریب میں شرکت کے بعد ڈاکٹر نقوی ایران کے بعض تاریخی شہروں میں گئے۔ اور وہاں کے اہلِ علم حضرات سے ملے۔ ۲۴ اپریل کو آر سی ڈی کے ثقافتی انسٹی ٹیوٹ کے زیرِ اہتمام ڈاکٹر نقوی نے انسٹی ٹیوٹ کے ہال میں "برصغیر ہند و پاکستان کی فارسی ادبیات پر ایک نظر" کے موضوع پر تقریر کی۔ جہاں ایران کے مشہور ادباء، شعراء اور یونیورسٹی کے پروفیسر موجود تھے۔

ڈاکٹر سید علی رضا نقوی، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی میں فقہِ شیعہ پر تحقیقات کر رہے ہیں۔ وہ اِن دنوں قدیم و جدید شیعہ فقہی کتابوں سے شیعہ عائلی قانون کی تدوین میں مصروف ہیں جس کا پہلا حصہ "جدید شیعہ قانون ازدواج و طلاق" چند ماہ تک مکمل ہو جائے گا۔

*****

O